صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 29 جولائی 2013ء بمطابق 19 رمضان المبارک 1434 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَO وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔

(ترجمہ): رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا اور تا کہ تم گنتی پوری کر لو اور تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کر و اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تا کہ تم شکر کرو۔ اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں نزدیک ہوں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پھر چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! دو دن پہلے پاڑہ چنار میں جو افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے، مرحومین کی دعائے مغفرت کیلئے میں مفتی جانان صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعائے مغفرت کریں۔ مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! دا ځومره ملګری چې شهیدان شوی دی دې صوبه کښې، د ټولو د پاره به په جمع دعا وکړو۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر!

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چھٹی کیلئے کچھ درخواستیں آئی ہوئی ہیں، پہلے اس کو نمٹاتے ہیں پھر آپ۔ محترمہ رومانہ جلیل صاحبہ، ایم پی اے، 29-07-2013 کیلئے ان کی درخواست آئی ہے، میں ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں منظوری کیلئے، منظور ہے؟

اراکین: ہاں۔

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Item No. 3, ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current Session:

(1) Mr. Arif Yousaf;
(2) Sardar Mohammad Idrees;
(3) Mr. Mohammad Ali Shah Bacha;
(4) Mst. Nadia Sher.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No. 4, ‘Committee on Petitions’: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions, comprising the following

Members under the chairmanship of Mr. Imtiaz Shahid Qureshi Advocate, the honourable Deputy Speaker:

(1) Mr. Amjad Ali;
(2) Mr. Arif Yousaf;
(3) Mufti Said Janan;
(4) Sardar Aurangzeb Nalotha;
(5) Mr. Gohar Ali Shah;
(6) Mr. Sultan Muhammad Khan.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: ایک اعلان: کل الیکشن کے حوالے سے معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عہدے کیلئے انتخاب بروز منگل 30 جولائی 2013 صبح دس بجے تا سہ پہر تین بجے تک منعقد ہو گا۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے رولز کے مطابق تمام معزز اراکین صوبائی اسمبلی صدر کے انتخاب کیلئے ووٹ دینے کے اہل ہیں ۔ انتخاب کے دن Presiding Officer اراکین صوبائی اسمبلی سے ان کی شناخت کی خاطر صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ سے جاری شدہ کارڈ کا مطالبہ کر سکتے ہیں، لہذا جن معزز اراکین اسمبلی نے تاحال اسمبلی کارڈز نہیں بنوائے ہیں، ان سے گزارش ہے کہ وہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے رابطہ کریں تاکہ ان کیلئے الیکشن سے پہلے اسمبلی کارڈز بنائے جا سکیں۔ برائے مہربانی کارڈ کے حصول کیلئے دو عدد تصاویر اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرائیں تاکہ بروقت کارڈ کا حصول یقینی بنایا جا سکے اور ووٹ ڈالتے وقت آپ کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ ہو، نیز صوبائی الیکشن کمیشن کی طرف سے موصول شدہ انتخابی پرچی پر نشان لگانے کا طریقہ کار آپ کی میزوں پر رکھ دیا گیا ہے، ان کا مطالعہ ضرور کریں تاکہ آپ کا وقت ضائع نہ ہو۔ معزز اراکین اسمبلی! آپ سے گزارش ہے کہ انتخاب کے دن پولنگ سٹیشن میں موبائل فون لانے سے گریز کریں تاکہ شفاف انتخاب کو ممکن بنایا جا سکے۔ شکریہ۔ یہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن، رولز۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں، یہ ایک موشن آئی ہے، اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں، صرف یہ، عارف یوسف آیا ہوا ہے؟ مسٹر عارف یوسف! یہ آپ اپنی موشن پیش کریں۔ اس کے بعد بس میں آپ کو موقع دیتا ہوں، صرف یہ ایک۔

تحاریک التواء

<u>جناب عارف یوسف:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر صاحب! اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور انتہائی حساس نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ اسمبلی کے نزدیک 'مفتی محمود فلائی اوور' جو کہ کافی عرصہ سے زیر تعمیر ہے جس سے ٹریفک کی کارروائی میں مشکلات ہیں اور عوام کو انتہائی تکلیف ہے، لہذا اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، یہ 'فلائی اوور' 2010ء میں شروع ہوا تھا، تقریباً تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک یہ 'کمپلیٹ' نہیں ہوا۔ یہ ایک انتہائی اہم جگہ پر واقع ہے، یہاں پر ہماری ہائی کورٹ بھی ہے، صوبائی اسمبلی بھی ہے اور یہاں پر یہ Main راستہ ہے جو کہ جی ٹی روڈ کی طرف جاتا ہے لیکن ابھی تک اس کے اوپر کام انتہائی Slow ہو رہا ہے اور یہ اس کیلئے امن وامان کا بھی مسئلہ بن سکتا ہے اور اس میں عوام کو بہت زیادہ تکلیف ہے، اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ فی الفور گورنمنٹ کو حکم دیا جائے کہ اس کو جلد از جلد 'کمپلیٹ' کیا جائے اور اس کے اوپر تمام، اس پر بحث کی اجازت دی جائے جی۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Concern Minister Inayatullah Sahib.

<u>جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات ودیہی ترقی):</u> جناب سپیکر! میں اگر اس کی وضاحت کروں اور پھر معزز رکن سے ریکویسٹ کروں کہ اس کو آگے مطلب Press نہ کریں تو پھر آگے ہم اور وہ بیٹھ بھی سکتے ہیں، اس پہ بات بھی کر سکتے ہیں۔ یہ خود میرے Top priority projects میں ہے، میں نے جب سے وزارت کی ذمہ داریاں سنبھالی ہیں تو میرے ایجنڈے پہ جو Mega projects ہیں جس کو میں نے چیلنج کے طور پر لیا ہے، اس میں 'مفتی محمود فلائی اوور' ہے، ریگی للمہ کی سکیم ہے اور یہ رینگ روڈ کا جو باقی پورشن ہے، وہ بھی 'کمپلیٹ' کرنا اور جو پرانا رینگ روڈ ہے، اس کو Rehabilitate کرنا۔ پشاور کے اندر یہ بڑے بڑے پراجیکٹس ہیں، یہ میری Priority کے اوپر ہیں، میں نے خود اس کو وزٹ کیا ہے اور میں نے، PK-1 اور PK-3 کے جو ایم پی ایز صاحبان تھے، ان سے بھی ریکویسٹ کی تھی کہ مجھے اس وزٹ میں Join کریں اور اس روز مجھے ڈیپارٹمنٹ نے یہ ایشورنس دی تھی کہ یہ جو گارڈرز ہیں، یہ ہم کوئی 90 days کے اندر اس کے اوپر رکھ لیں گے تو کوئی 60 % تک کام اس سے ہو جائے گا۔ اس کی Completion date جو ہے، وہ دسمبر ہے۔ ہم جو موجودہ کنٹریکٹر ہے اور کمپنی ہے، اس پہ بھی

زور ڈال رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ وہ بھی کام میں تیزی لے آئیں اور اس کے ساتھ ہم ایک نیشنل کمپنی کے ساتھ بھی Negotiations کر رہے ہیں کہ وہ اگر پرانے ریٹس پہ ہمارے ساتھ سکیم کو Takeover کرنا چاہتی ہے تو یہ بھی Possibility ہم Explore کر رہے ہیں کیونکہ اگر ہم ٹینڈر کو کینسل کریں گے تو دوبارہ پراسیس میں کوئی تین چار مہینے لگیں گے، مزید بہت زیادہ Delay ہو جائے گا۔ اس لئے ہم مختلف Options ڈھونڈ رہے ہیں، موجودہ کنٹریکٹر کو بھی Push کر رہے ہیں کہ وہ بھی کام تیز کرے اور ایک نیشنل کمپنی کے ساتھ بھی Negotiate کر رہے ہیں کہ وہ اس پہ کام کرے لیکن یہ ہمارے، یہ جس طرح ایم پی اے صاحب کیلئے یہ Important ہے، اس طرح ہمارے لئے بھی Important ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں اور وہ بیٹھ کے اس پہ آگے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مزید بھی ڈسکشن کر سکتے ہیں، کنٹریکٹر کو بھی بلا سکتے ہیں، پی ڈی اے والوں کو بھی بلا سکتے ہیں، اس کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کو بھی بلا سکتے ہیں اور اس پہ کام میری بھی Top priority ہے۔

__جناب سپیکر:__ مولانا لطف الرحمان صاحب۔

__مولانا لطف الرحمان:__ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں دو مسئلوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اس ہاؤس کی۔ پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ بجٹ تقریر میں بھی میں نے بات کی تھی کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں 1613 اساتذہ کا ایک کیس چل رہا تھا، بہت پرانا ہے اور میں نے اس تقریر میں یہ ریکویسٹ بھی کی تھی کہ حکومتیں ہمیشہ روزگار فراہم کرتی ہیں، روزگار لیتی نہیں ہیں اور اس مسئلے پر چیف منسٹر نے بھی وعدہ کیا تھا اور لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ بھی ہماری ایک میٹنگ ہوئی تھی لیکن ابھی تک اس پہ کوئی مثبت پیش رفت نہیں ہوئی، نہ اس کا کوئی جواب مل سکا۔ ویسے بھی بجٹ تقریر میں سراج الحق صاحب نے بڑی اچھی تقریر تو کی ہے لیکن ہمیں کوئی ایسا خاطر خواہ اس میں کوئی جواب مل نہیں سکا اور اطمینان بخش جو جواب ہوتا ہے، وہ ہمیں نہیں مل سکا، تو ایک میری یہ گزارش ہے، لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس پہ سروس ٹربیونل کا فیصلہ بھی آ چکا ہے کہ اس مسئلے کا حل نکالا جائے اور ان لوگوں کو جو ان کے گھروں کے چولہے بجھے ہوئے ہیں، ان کو دوبارہ بحال کرنے کیلئے کوئی لائحہ عمل طے ہو اور وہ باقاعدہ پھر روزگار پر آ جائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم اپنے حلقوں سے الیکشن لڑ کے آتے ہیں اور یہ ایوان ان ممبران سے بنتا ہے اور جمہوریت کی اپنی اقدار ہوتی ہیں، جمہوریت کی روایات ہوتی ہیں اور ہمیں ان روایات اور اقدار کا خیال رکھنا ہوتا ہے اور مجھے یہاں یہ ذکر کرنا پڑ رہا ہے کہ ڈیڈک

کمیٹیوں کے حوالے سے جو حکومتی رویہ ہے اور جو تنگ نظری ہے، جو برداشت ہی نہیں ہے سرے سے اس میں اور جہاں آپ کا نعرہ انصاف کا ہے اور بدلاؤ لانے کا ہے تو وہاں آپ سرے سے برداشت ہی نہیں کر رہے کہ جہاں جس ڈسٹرکٹ سے تین ایم پی ایز اور ایم این اے اگر کسی اور پارٹی کا کامیاب ہوا ہے تو وہاں آپ یہ برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ وہاں پہ ڈیڈک کمیٹی کا چیئرمین آپ اس پارٹی سے لیں اور لکی ڈسٹرکٹ ہے ہمارا، وہاں پہ ہمارے تین ایم پی ایز ہیں، ایم این اے ہے، وہاں آپ نے پتہ نہیں اس ڈسٹرکٹ کی خاتون ہے بھی یا نہیں؟ لیکن آپ نے باہر سے لاکر اس کو ڈیڈک کمیٹی کا چیئرمین بنادیا اور صرف یہ بات نہیں ہے، ہنگو کی بات لے لیں تو وہاں دو ایم پی ایز تھے، ایک ایم پی اے ہمارے شہید ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ہمیں افسوس ہے، ہم نے اس واقعہ پہ مذمت پہلے بھی کی اور اب بھی کرتے ہیں لیکن وہاں پر بھی ڈیڈک کمیٹی کا چیئرمین بنایا ہی نہیں گیا، صرف اس انتظار میں کہ آگے الیکشن ہو گا اور جو پاس ہو گا، وہ میرے خیال میں آزاد کھڑا ہوا ہے اور اس تک انتظار کیا جارہا ہے، یہ وہاں پہ بھی ڈیڈک کمیٹی کی چیئرمین شپ کا فیصلہ ہی نہیں کیا گیا اور اسی طرح اگر آپ بونیر کا مسئلہ لے لیں تو بونیر میں بھی یہاں پہ حکومت نے ایک منسٹر کو ڈیڈک کمیٹی کا چیئرمین بنادیا ہے تو آخر یہ کیسا رویہ ہے اور یہ کیسا انصاف ہے کہ آپ سرے سے اپوزیشن کے لوگوں کو برداشت تک نہیں کر سکتے کہ انکو ڈیڈک کمیٹی کا چیئرمین بنادیں، تو منسٹر بھی ہو اور پھر اس کے بعد ڈیڈک کمیٹی کا چیئرمین بھی بنے تو اپوزیشن کے لوگ کیا حلقوں سے الیکشن لڑ کے نہیں آئے؟ آخر یہ بڑا پن تو حکومت کی طرف سے ہونا چاہیئے، انکے دل بڑے ہونے چاہئیں۔ اپوزیشن تنقید کرتی ہے اور مثبت تنقید کرتی ہے اور یہ ایک جمہوریت کا حسن بھی ہے کہ اپوزیشن آپ کو راستہ بھی دکھاتی ہے اور شاید جو پہلو آپ کو نظر نہ آرہا ہو، اپوزیشن آپ کے سامنے رکھتی ہے اور آپ اس راستے پہ چل کے ہم کامیابی کی طرف جاتے ہیں۔ تو جناب سپیکر، اس طرح کیسے چلے گا کہ آپ اپوزیشن کو بالکل دیوار سے لگا رہے ہیں، سرے سے برداشت کرنے کا مادہ ہی آپ کے اندر موجود نہیں ہے تو یہ کس طرح چلے گا ایوان اور یہ اقدار؟ اور پھر پورے پاکستان میں ہمارا یہ صوبہ اور ہماری یہ اسمبلی ان روایات کے حوالے سے، سب سے میں کہتا ہوں کہ ایک مستحسن ہماری اسمبلی ہے اور اس میں ان روایات کا خیال رکھا جاتا ہے اور اسی طرح میرے خیال میں نون لیگ والوں کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا ہے، پیپلز پارٹی والوں کے ساتھ بھی ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب سپیکر، ہمیں بتایا جائے کہ آخر ایسا کیوں ہے اور ہم یہ احتجاج کس کے پاس کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: میں پہلے اسرار گنڈاپور صاحب سے، ایک آپ کا ایشو ہے اور ہمارے یوسف ایوب صاحب آپ کو جواب دینگے۔ محمد علی شاہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: شکریه، ډیره مهربانی۔

جناب محمد عارف: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اچھا آپ کی بات، آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

جناب محمد عارف: سر، بہت Important issue ہے۔

جناب سپیکر: بالکل بہت Important issue ہے، منسٹر صاحب نے آپ کو کہا ہے، آپ آپس میں بیٹھ جائیں اور اگر آپ کی تسلی نہ ہوئی تو پھر آپ آ سکتے ہیں۔ محمد علی شاہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ ما هم دې حوالې سره خبره کوله، مولانا صاحب خوخپل فریاد وکړو د خپل ډسټرکټ په حوالې سره جې، زه هم د خپل ډسټرکټ په حوالې سره د ډیډک چې کوم چیئرمین، چیئرمینه صاحبه راغلې ده جې، زمونږه ډسټرکټ چې کوم دے جې، هغه جو خدائے شته صرف دوه ایم پی ایز یو پکښې، یو شکیل خان دے او یو زه یم جی۔ زما په خیال چې زمونږه ډسټرکټ دا تولو نه اسانه فیصله کول وو خو زه په دې نه یم چې یره دا ولې شوې ده خو کم از کم چې مونږ د دې گورنمنټ دومره لوئے مینډیټ تسلیموؤ، پکار ده چې زمونږ د ضلعې دا وړوکے مینډیټ هم دا گورنمنټ تسلیم کړی۔ یو طرف ته د میرټ خبره کیږی، د انصاف خبره کیږی او بل طرف ته صرف د ځان د پاره د میرټ او د انصاف خبره شته خو چې د بل د پاره بیا د میرټ او د انصاف خبره راشی نو نه بیا میرټ شته او نه بیا انصاف شته، نو زه د مولانا صاحب د دې خبرې بالکل حمایت کوم، پکار ده چې د هغه ډسټرکټ Elected ممبره راشی۔ اوس زه دا منم چې دوئ د دې هاؤس رکن دی خو کم از کم په جنرل الیکشن باندې نه دی راغلی، پکار ده چې په جنرل الیکشن باندې خدائے د کړی چې د هرې یو پارټۍ وی خو کم از کم هغه سره خو د خپل ووټر او د خپلې علاقې احساس خو به وی کنه جی۔ اوس د دوئ څه Consistency ده، د دوئ دا ټوله صوبه د دوئ Constituency ده، یوازې مخصوص ډسټرکټ د هغوی Consistency نه ده، نو زما هم دا ریکویسټ دے چې په دې باندې نظرثانی

وکړئ او زه د دې ټول اپوزيشن نه دا دغه کوم، پکار ده چې په دې مسئله بانـدې مونږه ټول واک آؤټ وکړو۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، نلوٹھا صاحب بات کرلیں، پھر۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔ایک منٹ،آپ کو اس کے بعد (مداخلت) ایک منٹ، آپ اس طرح کریں یہ۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں بڑا مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے مجھے (مداخلت) ایک منٹ بات کرنے دیں۔جناب سپیکر صاحب، (اساں دی زبان وچ ایہہ گل آختے نے، ہندکو وچ ایہہ گل آختے نے، خدا یا اس اگے گوڑیں، جس اگے وی کسے آں گوڑیا ہووے) بڑی عجیب بات ہے جناب سپیکر صاحب، حکومت نے جو فیصلے ڈیڈک کمیٹیوں کے حوالے سے کئے ہیں، بالکل تمام اپوزیشن جماعتوں کو یکسر نظر انداز کیا ہے۔ مانسہرہ میں ہماری جماعت پی ایم ایل (این) کے چار ممبران اسمبلی ہیں اور ان میں کسی کو اس قابل نہیں سمجھا گیا ڈیڈک کمیٹی کے چیئرمین کے حوالے سے، وہاں پر ایک لیڈیز کو لگا دیا اور ایبٹ آباد میں پی ایم ایل (این) کے ہم چار ممبرز تھے، سردار ادریس کو یقیناً وہاں کا چیئرمین بنایا گیا، بالکل ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، یہ بیچارے وزارت کیلئے دوڑتے رہے اور انہیں وزارت نہیں دی گئی اور ان کو اٹھا کر ڈیڈک کمیٹی کا چیئرمین بنا دیا گیا۔ تو جناب سپیکر صاحب، ہم یہ نہیں سمجھتے کہ حکومت اپوزیشن جماعتوں کے مینڈیٹ کا احترام کیوں نہیں کرتی؟ دیکھیں، پھر ہمارا دل دیکھیں، پی ایم ایل (این) نے پہلے دن سے انکے مینڈیٹ کا احترام کرتے ہوئے، یعنی موقع دیا حکومت بنانے کا لیکن یہ ضلعوں میں ہمیں ڈیڈک کمیٹیوں میں برداشت نہیں کرسکتے، تو کس طرح صوبے کے اندر یہ حکومت چلائیں گے؟ میں بڑا حیران ہوں اور جناب، یہ ہیلتھ منسٹر صاحب کے اوپر بھی مجھے گلہ ہے، یہ میرے حلقے میں گئے ہیں تو جناب، وہاں پہ انہوں نے مجھے اطلاع کرنا بھی گوارا نہیں کی ہے اور میرے حلقے میں جا کر انہوں نے وہاں پہ ہسپتال کا وزٹ کیا ہے۔ دوسرے لوگوں کو جو مجھ سے الیکشن ہارے ہیں، ان کو انہوں نے بلایا ہے اور میرے حلقے کے عوام نے جو مجھے مینڈیٹ دیا ہے، اس کا انہوں نے ذرہ بھر احترام نہیں کیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہاں بیٹھنے میں بالکل شرمندگی محسوس ہوتی ہے، انکی موجودگی میں تو ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

جناب سپیکر: یوسف ایوب صاحب۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات): جناب سپیکر صاحب! ادھر ڈیڈک کی بات ہو رہی ہے، ہمارے فاضل آنریبل ممبر ز اپوزیشن کی طرف سے ڈیڈک کے چیئر مین بنے ہیں، بد قسمتی سے انکا نام نہیں لیا۔ ٹانک میں اپوزیشن بنچز کی طرف سے ڈیڈک کے چیئر مین بنائے گئے ہیں، بٹگرام میں اپوزیشن بنچز کی طرف سے چیئر مین ڈیڈک بنائے گئے ہیں، یہ بھی کم از کم ادھر ذکر کر دیں کہ ادھر قانون کی کونسی خلاف ورزی ہوئی ہے؟ صرف یہ ہوا ہے کہ ہماری بہنیں جو ہماری Colleagues ہیں، صرف وہ عورتیں ہیں اسکی وجہ سے وہ چیئر پرسن نہیں بن سکتی ہیں یہ کونسا قانون ہے، یہ کونسے آئین میں، یہ کدھر لکھا ہوا ہے کہ ایک عورت ممبر ہو اسمبلی کی، وہ منسٹر یا چیئر پرسن ڈیڈک یا ایڈوائزر نہیں بن سکتی ہیں؟ تو وہ قانون کی بات بھی کریں اور میں حیران ہوں کہ جو ان سے دو ڈیڈک کے چیئر مین بنے ہیں، کم از کم انکو تو واک آوٹ نہیں کرنا چاہیئے تھا وہ ادھر Boldly بیٹھ کے کہتے کہ ہاں جی ہمیں بھی اب پی ٹی آئی کی اور اس Coalition government نے چیئر مین ڈیڈک بنایا ہے، تو یہ ساری باتیں روایاتی قسم کی کر رہے ہیں، صرف عورتوں کے خلاف کہ ایک عورت کیوں بن گئی ہے ڈیڈک کی چیئر پرسن؟ کوئی قانون کی یا آئین کی بھی بات انکو کرنی چاہیئے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب!

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ بات کر لیں۔ جی سر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر! میری گزارش یہ ہو گی کہ پہلے ممبر صاحبان یہاں پہ واپس آجائیں، ٹریژری بنچز کی طرف سے ہم دو وزراء چلے جائیں گے اور انکو لے آئیں گے کیونکہ انکا جو نقطہ نظر ہے، وہ تو انہوں نے بیان کر لیا لیکن جو ایشو انہوں نے اٹھایا تھا، جب تک وہ ہاؤس میں موجود نہ ہوں تو میرے خیال میں اسکا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اگر ہم دو وزراء چلے جائیں اور انکو لے آئیں۔

جناب سپیکر: اس میں شوکت، سراج صاحب اور سکندر شیر پاؤ صاحب، شہرام خان، اسرار اللہ گنڈاپور صاحب جو ہیں نا، انکے پاس چلے جائیں اور سردار ادریس صاحب بات کریں اپنی۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! میرے دوست اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے بات کی ہے، ڈیڈک ایکٹ کے تحت کوئی بھی ایم پی اے اسکا چیئرمین بن سکتا ہے اور جس طرح سے انہوں نے کہا ہے کہ انکو منسٹری نہیں ملی اور انکو چیئرمین بنادیا گیا جناب سپیکر، پارٹی کی طرف سے اور چیف منسٹر کی Discretion پہ وہ جس کو بھی چاہیں منسٹر، ایڈوائزر یا چیئرمین بنا سکتے ہیں، اس میں کوئی Efforts یا کوئی اس میں وہ بات نہیں ہے۔ دوسری بات میں آپ کے علم میں یہ لانا چاہ رہا ہوں کہ کل اور پرسوں کے اخبارات کے اندر ہری پور یونیورسٹی کے حوالے سے تین چار وہاں کے مقامی اخبارات کے اندر یہ Statement آئی ہے کہ وہاں پہ 30/40 لاکھ روپے کی بندر بانٹ ہو گئی ہے، فوری طور ٹینڈرز ہو گئے ہیں اور دوسرا وہاں پہ جو بھی ایڈورٹائزمنٹس ہوئی ہیں جو Vacancies کے حوالے سے، وہاں پہ انہوں نے پہلے سے بھرتیاں کی ہیں تو میری آپ سے درخواست ہے کہ This matter should be enquired تاکہ اس میں So type جو اس میں Reality ہے، وہ سب کے سامنے آجائے۔ چونکہ یہاں پہ اگر ہمارے ناک کے نیچے کرپشن ہوگی اور یہاں پہ Irregularities ہونگی اور یہاں پہ میرٹ کی خلاف ورزی ہوگی تو پھر اسکو یہ ہاؤس، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسکی انکوائری کر سکتا ہے اور میری Concerned Minister Sahib سے گزارش ہے کہ اسکی انکوائری کریں تاکہ صحیح طرح سے پوری صورتحال ہمارے سامنے آجائے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! جس طرح سردار ادریس صاحب نے فرمایا، یہ بات درست ہے کہ آج کل مختلف اخبارات میں یونیورسٹیز کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے اور کچھ دس بارہ دن پہلے تمام یونیورسٹیز کو ہم نے ایک لیٹر لکھا تھا کہ آپ جتنی بھی اپوائنٹمنٹس کر رہے ہیں، انکو Immediately stop کردیں اور ہمیں پورے ایک سال کی ڈیٹیل بھیجیں With press cuttings کہ کیا آپ نے اس میں اشتہار لگایا ہے یا نہیں لگایا ہے اور کیا آپ نے جو بھرتیاں کی ہیں، Transparent طریقے سے کی ہیں یا نہیں کی ہیں؟ تو اگلے ایک دوروز میں میرے خیال میں ہمیں انکے جواب آجائیں گے اور جس یونیورسٹی کا انہوں نے اشارہ کیا، اسکے بھی اس ایشو کو ہم Enquire کریں گے، اگر اس پہ کوئی چیز ثابت ہوتی ہے تو ہم اسکو ضرور ایوان کے سامنے لائیں گے۔ چونکہ یہ تحریک انصاف کی حکومت ہے اور اس میں ہمارا Main focus اس چیز کے اوپر

ہے کہ جو کام بھی ہو، بڑے Transparent طریقے سے ہو اور یہ جو انگشت نمائیاں یونیورسٹیز کے بارے میں ہونا شروع ہو گئی ہیں، اس کے اوپر ہم اب ان شاءاللہ Strict action لیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: محمود جان صاحب۔

<u>جناب محمود جان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زمونږه آنریبل چیف منسټر صاحب چې کومه خبره وکړه، دوئ د ریګی للمه باره کښې خبره وکړه چې زما په Priorities کښې دا خبره شامله ده خو زه ډیر افسوس سره یو خبره کوم چې دا تاسو چې کومې کمیټئ جوړې کړې دی د ریګی للمه باره کښې، زه د حلقې Concerned MPA یم او ما ته دغه کښې پته نه ده چې دیکښې څه کیږی لګیا دی، څه وشو پکښې ما ته هیڅ پته نشته؟ دوئ په خپلو کښې کښینی، د علاقې عوام د ریګی للمه والا ماله راځی چې تاسو څه وکړل او څه مو ونکړل، ما ته هیڅ پته نشته چې دوئ هغه کمیټی څنګه جوړه کړې ده د ریګی للمه باره کښې جی؟ بله ستاسو په توجه کښې یوه خبره راولم جی، د پولیس بهرتی اوس شروع ده، د پولیس بهرتی شروع ده، په هغې کښې چې کومې خبرې په تیر حکومت کښې وې چې په دوه لاکهه، دوه نیم لاکهه روپئ به سړے بهرتی کیدو، هم هغه رنګ اوس هم څه کسان شته، د خلقو نه پیسې اخلی، دوه لاکهه روپئ، دوه نیم لاکهه روپئ، نامه هم د هغه سړی زه بنایم، شکیل نامه ئے ده، RI دے، په پولیس ډیپارټمنټ کښې دے، د خلقو نه پیسې اخلی، که دا هم دغه رنګ وی، د تیر حکومت په رنګ د خلقو نه پیسې اخستې کیږی نو په مونږ او په هغوی کښې څه فرق شو؟ یو تاسو ته تجویز پیش کوم چې د اپوزیشن بنچونو نه او د حکومت بنچونو نه تاسو یوه کمیټی جوړه کړئ او دا درې ورځې چې په کومه ورځ باندې د دوئ میډیکل ټیسټ کیږی، په دغه ورځ د دا ممبران صاحبان دغلته کښې کښینی او د هغوی په مخکښې د دا سلیکشن وشی او که دا داسې نه وی نو هم هغه رنګ د هغه تیر حکومت په رنګ په دیکښې پیسې استعمالیږی او مونږ به بدنامیږو، بلکه اوس هم مونږه بدنام شوی یو په دغه کښې چې خلق پیسې ورکوی لګیا دے، نو د دې د پاره تاسو مهربانی وکړئ چې په ایم پی اے ګانو کښې یو کمیټی جوړه کړئ چې په دغه ورځ دوئ خبره وکړی او دوئ کښینی جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ریګی للمه باره کښې دوئ خبره کړې ده او د ریګی للمه دا کمیټی چیف منسټر صاحب Constitute کړې وه او په هغې کښې یو ضیاء الله آفریدی صاحب دے، یو علی امین ګنډا پور صاحب دے، چونکه هغه د ریونیو منسټر دے او هغې کښې د ریونیو Stakeholder دے، د ریونیو ډیپارټمنټ Stakeholder دے، د دې وجه نه د دوئ نوم ئے شامل کړے وو پکښې او بل پکښې امجد آفریدی صاحب دے۔ دا درې پکښې Elected representatives دی خو دوئ په دیکښې دلچسپی لری او چې دوئ به مونږه سره تعاون کوی او دوئ خپل خدمات پیش کړی دی، مونږ د دوئ په نوم باندې غور کولے شو، مونږ به چیف منسټر صاحب ته ریکویسټ وکړو، مونږ به وایو چې هغه کمیټۍ کښې دا دغه وشی، نوټیفیکیشن چې کوم شوے دے، په هغې کښې د Modification وشی او د دوئ نوم د هم پکښې شامل شی او دا دویمه خبره د پولیس ډیپارټمنټ سره تعلق لری نو زه وایم چې که په دې باندې Further لږ شان مونږ کښینو او خبره پرې وکړو او ډیره Important خبره ده، یعنی یوه خبره Perception وی او یو Hearsay وی، حقیقت کښې دوه لکهه روپۍ اخستې کیږی او زمونږ په ګورنمنټ کښې اخستې کیږی، دا زمونږه د پاره نا قابل برداشت ده دا خبره، په دې باندې به مونږه کښینو او خبره به پرې کوؤ۔ زه وایم که مونږه او دوئ یو بل سره کښینو او خپل مینځ کښې د مونږ سره خپل نوټس Exchange کړی، خپل انفارمیشن Exchange کړی او زمونږ د لاء منسټر صاحب به د چیف منسټر صاحب د طرف نه عموماً لکه دا چونکه هوم چیف منسټر صاحب پخپله Handle کوی، هغه ډیپارټمنټ د هغه سره دے او عموماً فلور آف دی هاؤس جوابونه لاء منسټر صاحب ورکوی، زه خو به دا Recommend کوم چې دوئ لکه کښینی او دا هغه سره خپل انفارمیشن Share کړی نو که بیا کمیټۍ Constitute کول او که په هغه باندې څه ایکشن اخستل وی نو دا به مناسب وی۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر برائے خوراک): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایک بڑے ہی اہم مسئلے کی بات کر رہا ہوں۔ میرے چیف منسٹر صاحب، آنریبل چیف منسٹر صاحب نے اپنی بجٹ پر وائنڈ اپ سپیچ کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ جہاں کہیں بھی ٹرانسفارمر خراب ہوگا تو وہ بارہ گھنٹے اور پھر انہوں نے کہا کہ Maximum چوبیس گھنٹے کے اندر اندر جہاں ریونیو دے رہے ہیں ہم لوگ، Billing ٹھیک ٹھاک دے رہے ہیں تو وہاں ان کو Repair کر دیا جائیگا۔ جناب سپیکر، یہ بات تو ہو گئی ہے لیکن واپڈا والے اتنے منہ زور ہیں، ابھی یہ دیکھیں میرا حلقہ ہے، آپ ایبٹ آباد جاتے ہیں، سلہڈ گاؤں آتا ہے، شہر آتا ہے، سب سے پہلے تو وہاں پہ دیکھیں یہ دو مہینوں سے سلہڈ کا ٹرانسفارمر، اور کل یہ لوگ کئی گھنٹوں سے روڈ پر تھے اور ان کو کتنی پریشانی اور کتنا وہاں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنا رہا اور یہ میرے لئے نہیں ہے بلکہ آگے قلندر آباد میں ترانہ کا کئی عرصے سے وہ ٹرانسفارمر خراب ہے۔ جب ہم بات کرتے ہیں ایکسیئن ایبٹ آباد سے، مانسہرہ سے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسہ ہی نہیں ہے، یہ پرائیویٹ کمپنیوں کے پاس ہے سب کچھ اور ہمارے پاس ہے کچھ نہیں، ہمارے پاس سٹور میں کچھ نہیں ہے تو یہ گورنمنٹ اس پر کوئی سیریس ایکشن لے۔ ایک تو لوڈ شیڈنگ ہے، چلیں وہ تو ایک مصیبت ہمارے گلے میں پڑی ہوئی ہے، ایک چیز ہے نہیں یا کم ہے یا جان بوجھ کے جیسے بھی مرکز یا جو بھی ہمارے ساتھ کر رہا ہے لیکن جو ٹرانسفارمر خراب ہو جاتا ہے، اس کو لوکل کیسے Repair کرینگے اور کتنے ٹرانسفارمر اور Repair کرینگے جی؟ یہ بہت ہی بڑا ایشو ایسا ہے اور پھر رمضان کا مہینہ ہے تو اس کیلئے یہ گورنمنٹ کی طرف، میں تو خود بھی گورنمنٹ کا حصہ ہوں لیکن اب مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں اس کا تدارک کس سے کراؤں؟ چیف منسٹر صاحب بیٹھے نہیں ہیں، باقی آپ کی وساطت سے میں یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں، ان واپڈا والوں کو اگر بلائیں آپ اسمبلی میں، کچھ ایسی ان سے بات، ان سے کوئی Settlement کرے گورنمنٹ کہ کم از کم یہاں Billing کا سسٹم ٹھیک ہو رہا ہے، لوگ بل دے رہے ہیں، وہ توقع کرتے ہیں کہ ہمیں دو گھنٹے بجلی ملتی ہے، جو بھی ملتی ہے وہ تو ملے۔ ٹرانسفارمر خراب ہو جاتا ہے، 25 KV کا، 50 کا، 100 کا، اس کا نام ہی نہیں ہے، پھر وہ کہتے ہیں کہ خود Repair کرو، خود ورکشاپ لے جاؤ۔ تو یہ کیسا محکمہ ہے اور کیسا مسئلہ ہے؟ جناب سپیکر، یہ میری ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! جس طرف لودھی صاحب نے نشاندہی کروائی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ضلع ایبٹ آباد کے جو پیسکو حکام ہیں، They are so incompetent کہ ان کے موبائلز Off ہوتے ہیں، وہ نہ لوگوں کو Lift کرواتے ہیں، نہ کسی Elected Member کو Lift کرواتے ہیں اور اس کے وہ Capable ہیں ہی نہیں۔ میں ان سے میٹنگ بھی کر چکا ہوں، ایک تو روٹین لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے، ایک وہ Forced Load shedding ہو رہی ہے اور تیسرا اس کے اوپر یہ ٹرانسفارمرز کا جو عذاب ہے اور یہ پورے ڈسٹرکٹ میں ہے اور خاص طور پر شہری جو حلقے ہیں، ان میں بہت ہی زیادہ ہے کہ آپ کو یہ حیرت ہو گی کہ ایک ایک ٹرانسفارمر دوبارہ ٹھیک ہو کے لگنے میں چار چار، پانچ، پانچ دن لگ جاتے ہیں تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یا اس ایوان میں بلایا جائے چیف ایگزیکٹیو، پیسکو کو اور ہم ایم پی ایز کے ساتھ ان کی ایک میٹنگ کروائی جائے تاکہ ہم سب اپنے اپنے حلقوں کے مسائل ان کو بتا سکیں اور یہ ایشو جو ہے کسی طرح Dissolve ہو سکے۔ خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں 100 % Billing ہوتی ہے، ان علاقوں کے لوگوں کے ساتھ اس قسم کی، اور آپ کے ذاتی علم میں ہے کہ ایبٹ آباد سے آپ کو بھی لوگوں نے Calls کی تھیں کہ جی ہمارے ٹرانسفارمر دو دو، تین تین دن سے اترے ہوئے ہیں اور ابھی تک Repair ہو کے نہیں لگ رہے ہیں تو یہ لوگ ہمارے خلاف اگر جلوس نکالیں گے تو ہم پیسکو کے خلاف جلوس نکالیں گے سر، اور ان کو یہ Warn کرتے ہیں ہم اسی ایوان سے کہ وہ اپنی اس Responsibility کو صحیح طور پر Shoulder کریں، اگر وہ Shoulder نہیں کرینگے تو اگر عوام کا رخ ہماری طرف ہو گا تو Naturally ہمارا رخ ان کی طرف ہو گا کہ یہ ایک فیڈرل محکمہ ہے، ہمارے صوبے کی دسترس میں نہیں ہے۔ اسلئے میری گزارش ہے کہ اس کے اوپر کوئی خصوصی کمیٹی بنائیں یا کوئی ایکشن لیں اس طرح کا کہ یہ سارے Province کا مسئلہ حل کیا جا سکے۔

جناب بخت بیدار (وزیر صنعت و حرفت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ چونکہ کچھ لیجسلیشن کے حوالے سے، اسرار گنڈاپور صاحب آئے ہیں، وہ پیش کرتے ہیں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔ آئٹم نمبر 9: یہ کچھ آرڈی نینسز ہیں، یہ کچھ آرڈی نینسز پیش کرتے ہیں اس کے بعد آپ کو موقع۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ہیلو ایک منٹ، ایک منٹ، دیکھو جی، ایک منٹ۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب بخت بیدار (وزیر صنعت و حرفت): د بجلئ کمے دے، دا ډیره ضروری خبره ده، دا نورې ایجنډې پریږدئ، نورې خبرې پریږدئ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یو منټ، ګوره دا ستاسو خبرې به هله Valid وی چې کله نوره اسمبلی، باقاعده د اپوزیشن ممبران راشی بیا به ستاسو خبره وی، اوس مونږه صرف دا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یو منټ، دا سې چل دے چې تاسو خو ټول۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: دیکھو جی، آپ تو سارے گورنمنٹ کے ممبرز ہیں، کمیٹی بنانی ہے، گورنمنٹ کے ذریعے سے آپ کی کمیٹی بھی بن جائیگی، سب کچھ بن جائیگا۔

وزیر قانون: اپوزیشن آجائیگی۔

جناب سپیکر: یہ آپ گورنمنٹ ہیں، جو بھی کرنا ہے، کمیٹی آپ کا سی ایم بنائے گا، جو بھی کرے گا وہ کر لے گا۔ یہ چار آرڈی نینسز ہیں، یہ پاس۔۔۔۔۔

وزیر محنت، صنعت و حرفت: ګوره جی، په دې باندې احتجاج وشو چې ساړهې پانچ هزار میګاواټ بجلی صوبه خیبر پختونخوا پیدا کوی، زمونږه څلیریشت سوه Consumption دے، د هغې باوجود زمونږ وولټیج کم دے، لوډ شیډنګ په مونږ زیات دے، ټرانسفارمرې زمونږ زیاتې سوزی۔ اوسه پورې مونږ څه وکړل، د دې څوک ذمه وار دی؟

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: یوسف ایوب صاحب! یو منټ، زه یوسف ایوب صاحب، میں یوسف ایوب صاحب کو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک آدمی بات کرے، یوسف ایوب صاحب! آپ وضاحت کر لیں ،اس پوزیشن کو Explain کر لیں، یوسف ایوب صاحب! بات کر لیں۔

وزیر مواصلات: جناب سپیکر صاحب! میری یہ رائے ہو گی کیونکہ یہ مرکزی محکمہ ہے اور صوبے کے Perview میں-----

(شور)

وزیر مواصلات: مجھے بات تو کرنے دیں، مجھے بات تو کرنے دیں-----

(شور)

وزیر مواصلات: آپ ان کو ہاؤس میں-----

جناب سپیکر: ایک منٹ، دیکھو۔

وزیر مواصلات: چیف ایگزیکٹیو کو-----

(شور)

جناب سپیکر: یو منټ، ګوره حاجی صاحب!-----

وزیر مواصلات: ایک منٹ، میں وہی بات، میں وہی بات کر رہا ہوں، آپ-----

جناب سپیکر: تاسو لږ په تسلئ کښینئ، دا خبره یوسف ایوب صاحب کوی او هغې نه پس تاسو خود حکومت ممبران یئ، تاسو خو دا سې مه کوئ کنه۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: یوسف ایوب صاحب۔

(قطع کلامیاں اور شور)

وزیر مواصلات: کل الیکشن بھی ہے جی-----

(قطع کلامیاں اور شور)

وزیر مواصلات: لیکن اگر آپ کے کمیٹی روم میں آپ چیف ایگزیکٹیو کو بلائیں اور ہم سب اس سے بات کریں۔

وزیر صنعت و حرفت: چیف ایگزیکٹیو کے آنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟

وزیر مواصلات: ابھی چیف ایگزیکٹیو کے علاوہ اور تو کوئی مسئلہ حل نہیں کر سکتا تو اس کو بلائیں، کم از کم ادھر آ کے جو اس نے 'کمٹمنٹ' کی ہے، اس کو پورا کر سکیں۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: مشتاق صاحب۔ایک منٹ،ایک منٹ، مشتاق غنی! آپ بات کر لیں، کیا اس پر۔۔۔

وزیر مواصلات: (ہنستے ہوئے) ادھر بلاؤنا اور کیا ہو گا۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: ایک آدمی بات کرلے نا، یہ۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ اتنا اہم ایشو ہے کہ اس کو ویسے ہوا میں ہمیں نہیں اڑانا چاہیئے، یہ سارے صوبے کا مسئلہ ہے اور اب وہ دن قریب آ رہے ہیں کہ لوگ ہمارے گھروں کا گھیراؤ کریں گے، اس پیسکو کی وجہ سے، (تالیاں) اسلئے میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ چیف ایگزیکٹیو پیسکو کو یہاں طلب کریں کانفرنس روم میں، ہم حکومت اور اپوزیشن کے سارے ایم پی ایز اور جیسے وہ ہمارے عوام کو لتاڑتے ہیں، ہم بھی ان کو یہاں پہ لتاڑیں اور اس کو بتائیں کہ ہمارے اصل ایشوز کیا ہیں اور ان کا کیا حل ہے؟

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح کرتے ہیں۔

وزیر مواصلات: سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات ہو گئی ہے۔

وزیر مواصلات: ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، بات سنیں نا جی، مشتاق غنی صاحب نے بات کی ہے، میں چیف پیسکو کو بلاتا ہوں، دو تین جو آپ کے سینیئرز ہیں، اس کے ساتھ ان کو بٹھا دیں گے اور اس کے ساتھ بات ہو جائیگی۔

وزیر مواصلات: میری عرض سنیں جی۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر مواصلات: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یره یو کس خبره کوئ کنه، گوره۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: شاہ فرمان! زہ خپل ڈیپارٹمنٹ تہ خبرہ کوم۔

(شور)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ شاہ فرمان خان۔

ایک رکن: مونږ تہ هم جی لږ ټائم را کړئ۔

جناب سپیکر: او درکوم درلہ۔ شاہ فرمان خان! خبرہ وکړئ، تاسو خبرہ وکړئ، شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اگر سپیکر صاحب کا یہ خیال ہے کہ میں پیسکو چیف کو Defend کرونگا تو ایسا نہیں ہے۔(تالیاں) سب سے پہلے تو جو Caretaker government کے دوران جو لوڈ شیڈنگ تھی،اس سے سمجھ میں بات نہیں آتی کہ لوڈ شیڈنگ کیوں زیادہ ہو گئی۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر ہال میں بجلی چلی گئی)

(تالیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: کہ فیڈرل گورنمنٹ نے ایک اصولی فیصلہ دیا ہے اور وہ ساری جو کمپنیز ہیں ان کے ہیڈز کیلئے ایڈورٹائزمنٹ ہو چکی ہے صرف پیسکو کا چیف اس کی پوسٹ ایڈورٹائزڈ نہیں ہے۔ یہ بھی میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ یہ پورے پاکستان میں پیسکو کا چیف کیوں اتنا Honest ہے کہ باقی سب ایڈورٹائزڈ ہیں اور اس میں میں اپنی گورنمنٹ کی کمزوری سمجھتا ہوں کہ یہ (تالیاں) اگر چیف منسٹر صاحب اور گورنمنٹ یہ ایشو اٹھالیں کیونکہ میرا خیال یہ ہے کہ سب کچھ جو ہو رہا ہے، وہ دانستہ ہو رہا ہے اور اس گورنمنٹ کو بدنام کرنے میں پیسکو چیف کا سب سے بڑا ہاتھ ہے اور میں چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں اور میں اپنے دوستوں کو Fully back کرتا ہوں اور چیف منسٹر صاحب کی وہ بات صحیح تھی کہ وہ Protest کرینگے اور وہ خود ہی Lead کرینگے اور ہم ساتھ ہونگے اگر وہ نہیں کرتے تو منسٹر سارے موجود ہیں، انشاء اللہ، ہم Lead کرینگے اگر یہ۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: پیسکو کے ساتھ دیکھ لیں گے، اس کو بلالیں گے۔

ہنگامی قوانین کا متعارف کرایا جانا

جناب سپیکر: کل چونکہ انتخابات ہیں تو ابھی اسرار گنڈاپور صاحب سے کہتا ہوں کہ اپنے آرڈی نینسز پیش کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): تھینک یو، سر۔ میں مشکور ہوں، چونکہ ابھی آپ نے مجھے فلور دے دیا ہے تو میری آنریبل ممبرز سے گزارش ہوگی کہ وہ ذرا بیٹھ جائیں۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: Item No. 9.

Minister for Law: Thank you, Sir. Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Arms Ordinance, 2013, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

Mr. Speaker: Item No. 10.

Minister for Law: Thank you, Sir. Sir, on behalf of Chief Minister, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Ordinance, 2013, Bill, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

(Applause)

Mr. Speaker: Item No. 11.

Minister for Law: Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Explosive Substance Ordinance, 2013, Bill, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid. Item No. 12.

وزیر قانون: سر! اس کو ہم ڈیفر کرتے ہیں اور پھر کسی دن ہم اس کو ٹیبل کرینگے۔

Mr. Speaker: Deferred.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

(صدارتی الیکشن کیلئے اسمبلی چیمبر کا بطور پولنگ اسٹیشن استعمال کیا جانا)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law to please, move his motion.

وزیر قانون: تھینک یو، سر۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ رول 240 کے تحت 245 کو معطل کیا جائے تاکہ اسمبلی چیمبر کو 30 جولائی کے صدارتی الیکشن کیلئے بطور پولنگ سٹیشن استعمال کیا جاسکے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that rule 245 may be suspended under rule 240 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, to allow the Assembly Chamber as Polling Station for holding Presidential Election on 30-07-2013? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ابھی یہاں پر ایک اہم قرارداد پاس ہوئی ہے اور جو یہاں پر صدارتی الیکشن کیلئے ایک پولنگ بوتھ بنایا گیا ہے، تو میں سمجھتی ہوں کہ صدارتی الیکشن ہونا ہے اور صدارتی الیکشن چونکہ وقت آصف علی زرداری صاحب کا بہرحال ختم ہونے والا ہے اوراب نیا صدر پاکستان کا،اس کو منتخب کیا جانا ہے لیکن مجھے صرف ایک بات کی سمجھ نہیں آرہی ہے،اگر کوئی بات کو کلیئر کردیں کہ الیکشن کمیشن بالکل ایک آزاداور خودمختار ادارہ، جس نے خود ہی ٹائم دے دیا کہ 6 اگست کو صدارتی انتخاب ہوگااوراس میں بات یہ تھی کہ تمام Candidates جنہوں نے اس میں حصہ لینا تھا،26 کو انہوں نے پیپرز جمع کروائے،27 کو Scrutiny تھی اوراس کے بعد کچھ ٹائم ان کو ملنا تھا تاکہ وہ بلوچستان، سندھ، KPK اور پنجاب میں تواپنی Campaign چلا سکیں۔جناب سپیکر صاحب،اس میں میں یہاں پر عمران خان صاحب کی بات کو بھی Appreciate کرونگی کہ انہوں نے کل جو کہا کہ اپوزیشن کارویہ اوراپوزیشن کی سوچ جو ہے،وہ بالکل ٹھیک ہے، میں خود بھی اس الیکشن کا بائیکاٹ کرنا چاہتا تھا لیکن ان کے جو صدارتی امیدوار ہیں،انہوں نے ان سے کہا کہ نہیں ہمیں صدارتی الیکشن میں بطور احتجاج جانا چاہیئے۔میں یہاں پر یہ بات ضرور کرنا چاہونگی کہ صرف تین دن کی Campaign جو ہے، وہ ایک Candidate کیسے کرسکتا ہے پورے پاکستان میں ؟دوسری بات یہ کہ جہاں جہاں حکومتی مشینری ہے،وہ تو استعمال ہورہی ہے، ہیلی کاپٹرز بھی ہونگے اوران کے پاس جو بھی متبادل مشینریز ہیں،وہ استعمال ہونگی لیکن ان لوگوں کیلئے یہ بڑا مشکل کام ہے کہ جن کے پاس صرف اپنی گاڑی ہوگی اور وہ آئیں گے تو وہ Through out Pakistan اپنی Campaign کیسے کریں گے ؟جناب سپیکر صاحب، مجھے لگتا یہ ہے، میں یہاں اس فلور آف دی ہاؤس سے ایک Independent ادارے کے سربراہ سے کہ جس نے اپنا ایک شیڈول صدارتی الیکشن کا دیدیا تھا اوراس کے بعد اپنے Words سے Back out ہوا ہے تو میں ان کو یہی کہونگی،ان سے درخواست کرونگی کہ چونکہ ابھی وہ بااختیار نہیں بے اختیار ہیں، تو ان کو اپنے عہدے سے Resign کردینا چاہیئے اور ساتھ ہی ان کے جو چاروں صوبائی الیکشن کمیشن کے ممبران ہیں،ان کو بھی اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دینا چاہیئے۔جناب سپیکر صاحب، ہم لوگ 'ون یونٹ' کی طرف جارہے ہیں کہ جس کو یہ پتہ ہے، ہم سب لوگوں کو اور تمام پاکستان کو پتہ ہے کہ ہماری

وجہ جو ہے، الیکشن میں نہ جانے کی کہ ہمیں جو Campaign کا وقت نہیں ملا کیونکہ ہمارا Candidate رضار بانی ایک Tough time دے سکتا تھا، اس کی وجہ سے ہم نے یہ بائیکاٹ کیا اور میں سمجھتی ہوں کہ باقی اے این پی نے بائیکاٹ کیا لیکن عمران خان صاحب نے ٹی وی پر آ کے جس طریقے سے بات کی، میں ان کو بھی Appreciate کرتی ہوں کیونکہ انہوں نے ایک صحیح موقف پر صحیح طریقے سے بات کی کہ میں خود اس الیکشن کا بائیکاٹ کرنا چاہتا تھا لیکن میرے صدارتی امیدوار نے مجھے الیکشن میں جانے پر مجبور کیا اور وہ بھی الیکشن میں میں اس لئے جارہا ہوں کہ میں احتجاجاً الیکشن میں جارہا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، اسی کے ساتھ ہم لوگ جو کہ اس الیکشن کا بائیکاٹ کر رہے ہیں اور ہم لوگ صدارتی الیکشن میں حصہ نہیں لے رہے ہیں، تو ظاہر ہے کہ اس کے بعد میری یہاں پر بات کرنے کی، چونکہ میں نے آنا بھی نہیں ہے کل اور نہ ہی ووٹ یہاں پر ہماری پارٹی نے Poll کرنے ہیں تو میں آپ سے اجازت لونگی اور جب آپ Next Session بلائیں گے تو اس میں ضرور آؤنگی، تو آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے مجھے خیالات کے اظہار کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

<u>جناب سپیکر:</u> ایک اعلان کرنا ہے، ایک اعلان۔ یہ صدارتی الیکشن کے قاعدہ 15 کے تحت امیدوار الیکشن سے پہلے ایک ایجنٹ مقرر کر سکتا ہے۔ ایجنٹ کیلئے ضروری ہے کہ وہ پریذائیڈنگ آفیسر کو امیدوار کی طرف سے جاری شدہ تحریری طور پر ایجنٹ مقرر کرنے کا نوٹس پیش کریں۔ شکریہ۔ اچھا یہ قیموس خان۔

<u>جناب قیموس خان:</u> توجہ دلاؤ نوٹس: جناب سپیکر! آپ کی توجہ ایک اہم اور عوامی نوعیت کے مسئلے کی طرف دلاتا ہوں کہ سوات جہانزیب کالج میں گزشتہ سال جتنے طلباء کو داخلہ دیا جاتا تھا، اس میں سائنس سٹوڈنٹس کی دو سو اور آرٹس سٹوڈنٹس کی 95 تعداد کی اس سال کمی کی گئی ہے جس کی وجہ سے کافی طلباء داخلوں سے محروم ہیں، عوام میں بے چینی ہے اور علاقے کے لوگوں کا مطالبہ ہے کہ نہ صرف مذکورہ تعداد میں طلباء کو داخلہ دیا جائے بلکہ اس میں مزید اضافہ کیا جائے۔

جناب سپیکر، دا په تیر کال باندې د دې نه مخکښې چې کومې داخلې کیدې، د هغې نه دا دومره تعداد چې ما بیان کړو، دا ئے سږ کال کم کړے دے حالانکه واړه تول بے چینه دی، طلباء پکار دا ده دغه تعداد نه علاوه چې دے نو نور مزید اضافه وکړی خو کم از کم دا تعداد د بحال وساتی کوم چې په تیر کال باندې طلباء ته داخله ئے ورکړے وه جناب۔

وزیر قانون: سر، اگر اجازت ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون سر، پہلے تو اپوزیشن کے جو ممبران صاحبان نے واک آؤٹ ختم کیا ہے، میں ان کا مشکور ہوں اور یقیناً جو ٹریژری بنچز کی طرف سے ہم وزراء گئے تھے، جو یقین دہانی کرائی ہے تو ان شاء اللہ اس پر ہم بھر پور کوشش کریں گے کہ جو ان کے ساتھ بات چیت ہوئی ہے، اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس کے علاوہ مولانا لطف الرحمان صاحب نے جو ایشو اٹھایا تھا ڈی آئی خان کے حوالے سے اور چونکہ اس میں انہوں نے حوالہ میرے حوالے سے دیا تھا تو میں بتاتا چلوں کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ڈی آئی خان کا جو یہ مسئلہ ہے، پچھلے پانچ سالوں سے آرہا ہے اور Originally اس کو Move بھی میں نے کیا تھا اور اس وقت مسئلہ یہ تھا کہ میرٹ پر آرہے ہیں اور جو اس کے علاوہ ہیں، اسکی چھانٹی کی جائے۔ اب تک وہ تمام پراسیس مکمل ہو گیا ہے اور جس ٹریبونل کے فیصلے کا وہ حوالہ دے رہے ہیں، وہ بھی حقیقت پر مبنی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ بعض سیکرٹری صاحبان حکومت کی طرف سے جو ان کو ہدایات مل جاتی ہیں، وہ اس کو اس انداز میں نہیں لے رہے ہیں جیسا کہ ان کو لینا چاہیئے اور یہ میں On the record اس وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ وہ اس تخیلاتی دنیا میں رہ رہے ہیں جو کہ شاید خیبر پختونخوا سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ ایک تو جتنے بھی محکموں کے سربراہان ہیں، ان کو ہدایت کی جائے کہ جب بھی اجلاس ہو، اگر چیف منسٹر آسکتے ہیں، وزراء آسکتے ہیں کیونکہ یہاں پر ہاؤس کے کسٹوڈین آپ ہیں، تو مہربانی کر کے ان کو ہدایات بھی جاری کریں، اگر ماہ رمضان ہے تو سب کیلئے ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے حوالے سے میں یہ دیکھنا چاہونگا کہ اس وقت کتنے ڈیپارٹمنٹس کے سیکرٹریز آئے ہیں اور کیا پوزیشن ہے؟ میرے خیال میں اس کی بھی ہمیں ایک ڈیٹیل ملنی چاہیئے کہ وہ کتنے؟ اور دوسرا جو آپ نے (مداخلت) اس میں جو Concerned Ministers ہیں، ہم ان کو Written میں بھی بھیج دیں گے Otherwise چیف منسٹر کے ساتھ بھی ڈسکس کریں گے کہ تمام سیکرٹریز یا انکا با اختیار کوئی نمائندہ یہاں جب بھی اجلاس ہو، وہ یہاں موجود ہوں، کوئی Available نہ ہو بغیر کسی اطلاع کے تو اس کے خلاف جو بھی کارروائی ہو، وہ پھر کرنی چاہیئے۔

وزیر قانون: بالکل سر۔ سر!۔۔۔۔

جناب قیموس خان: جناب سپیکر! ما ته څه جواب ملاؤ نه شو۔

وزیر قانون: نہیں سر وہ، اس کے متعلق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب! بات مکمل کریں۔

وزیر قانون: جی سر۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ گزشتہ اجلاس میں بھی میں نے اپنی طرف سے چونکہ وزیراعلیٰ صاحب کے محکمے جو ہیں، وہ بھی میں خود ہی Deal کرتا ہوں، Displeasure کا نوٹ بھی محکمہ پولیس کو میں Serve کر چکا ہوں اور میری یہ گزارش ہوگی کہ جیسا کہ آپ نے Being custodian of the House ہدایات جاری کی ہیں، اس پر من وعن عمل ہونا چاہیئے اور پھر اگر اس پر عمل نہ ہو تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی بھی ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ جو ان کا پوائنٹ ہے، اس کی طرف میں آؤنگا، اس میں ایک مسودہ قانون وزیراعلیٰ صاحب کی ہدایت پر ہم نے محکمہ تعلیم میں جمع کرا دیا تھا لیکن چونکہ وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، شاید ان کے نوٹس میں نہ ہو، ان کے جو ایڈیشنل سیکرٹری ہیں، چند دن پہلے میں نے ان سے بھی بات کی تھی، وزیراعلیٰ صاحب کی طرف سے ان کو In writing بھی بھیجوا دیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس پر خاموش ہیں اور پھر میں نے ان کو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ کل ہو سکتا ہے اس پر پرائیویٹ ممبر بل آجائے تو پھر اس میں جو حکومت ایک چیز کا کریڈٹ لینا چاہتی ہے، شاید وہ کریڈٹ اس سے نہ لے سکے۔ تو میری یہ گزارش ہے مولانا صاحب سے کہ چونکہ انہوں نے اپنا پوائنٹ یہاں پر رجسٹرڈ کر لیا ہے اور ان کا جو Protest ہے، وہ Valid ہے، میری یہ گزارش ہوگی کہ ان شاء اللہ ہمیں تھوڑا وقت مزید دیا جائے، میں اور وزیر تعلیم صاحب اس سلسلہ میں دوبارہ ان کے ساتھ معاملات کو Take up کرتے ہیں اور یقیناً یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جو کہ گزشتہ دور حکومت سے ہمیں ورثہ میں ملا ہے اور ان شاء اللہ ہماری یہ پوری کوشش ہوگی کہ پہلی فرصت میں اس کا حل نکال سکیں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: کریم خان! آپ نے ریکویسٹ کی تھی، آپ بات کر لیں، اس کے بعد کال اٹینشنز جو ہیں، وہ۔۔۔۔۔

جناب قیموس خان: جناب سپیکر! دا ډیره اهم مسئله ده او ما ته تر اوسه پورې د دې څه جواب ملاؤ نه شو۔

جناب سپیکر: Basically د قیموس خان کال اټینشن مونږه سره نه وو او مونږ ته موصول شوے نه دے، دا ما یو دغه ورکړو، مونږه سره صرف د سید جعفر شاه

صاحب او د عظمیٰ خان ایم پی اے کال اٹینشنز موجود دی، د هغې مونږ ه د غه ورکوؤ۔

<u>جناب عبد الکریم:</u> جناب سپیکر صاحب! څنګه چې ټولو د ټرانسفارمرو خبره وکړه او د واپډې نه هر سړے په دې وخت کښې سر ټکوی نو زما Suggestion دے دې هاؤس ته چې د دې مخکښې هم چیف ایګزیکټیو صاحب دلته راغلے وو او دلته راغلو او د دلته نه لاړو څه Change مونږ محسوس نه کړو۔ کله چې ټرانسفارمر خراب شی، دا ورکشاپ ته لاړ شی، د دې بل جوړیږی چې یو چکئ خرابه ده نو چې څومره بل پرې راځی، نو زما د دې هاؤس په ذریعه دا ډیمانډ دے چې د هر صوبائی اسمبلئ ممبر ته Concerned XEN د دوئ په لیټر باندې چې هغه چکئ باندې څومره سرکاری خرچه په دې وخت کښې په سټورونو کښې راځی چې د هغې بل جوړیږی او هغه به مونږ خپله ټهیک کوؤ خو چې د هغې هغه Payment د دې اسمبلئ او ستاسو په ذریعه بیا مونږ له راځی، د هغې د تصدیق خپله طریقه د جوړه کړې شی خو دا که چرې واپډې سره وی نو د دې نه پس دا بے عزتیانې زمونږ او ستاسو دا ټولو په سر به وی۔ زمونږ په حجرو او کورونو به دا خلق حملې کوی، دا کوم بل چې واپډا سټور ته ورکوی، دغه بل د دوئ ایم پی اے ګانو له ورکوی نو مونږ به ئے خپله ټهیک کوؤ دا ټرانسفارمرې۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker</u>: 'Call Attention Notices': Rule 52 these are relevant. Mr. Jafar shah, MPA, to please move his call attention notice No. 23, in the House.

<u>جناب جعفر شاہ:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع سوات میں مقامی جنگل 'رائلٹی ہولڈرز' یا مراعات یافتگان اور وہاں کے دیگر رہائشی افراد کیلئے ذاتی مکانات کی تعمیر کیلئے جنگل سے عمارتی لکڑی کیلئے کوٹہ مقرر ہوتا ہے۔ جناب والا، یہ کوٹہ کئی سال پہلے آبادی کے تناسب کی بنیاد پر فراہم کیا جاتا ہے، اب چونکہ آبادی بڑھ گئی ہے اور ضروریات بھی زیادہ ہیں اور مقرر کردہ لوکل کوٹہ بہت کم ہے، لہٰذا اس کوٹہ میں ضرورت کی بنیاد پر اضافہ کیا جائے، محکمہ اسے جلد عملی جامہ پہنانے کی ہدایت کرے۔ مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب سکندر شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان {سینئیر وزیر (آبپاشی وتوانائی)}: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر! جعفر شاه صاحب چې کومه خبره وکړه نو دا واقعي یو اهم خبره ده خو چې څنګه ما ته پته ده، د دوئ د Environment سره او خاصکر د ځنګلاتو سره خپل د دغه ځائے د دوئ د حلقې د خلقو زیات تر دارومدار د دې شعبې سره دے او په تیره اسمبلئ کښې به هم دوئ دا خبرې مونږ ته کولې بلکه هغه وخت سره دوئ بار بار پوائنټ آؤټ کړې وو چې یره د ځنګلاتو چې کومه بے دریغه کټائی کیږی د هغې لګیا ده، د هغې دوئ هم بار بار پوائنټ آؤټ کړې وو نو مسئله دا ده چې دې وخت سره چونکه هلته کښې ټهیک ده آبادی خو زیاته شوې ده خو د ځنګلاتو هغه لحاظ سره دغه هم نه دے زیات شوے، بلکه د بے دریغه کټائی د وجې نه دغه کم شوے دے، نو په اضافې باندې خو به زه څه نشم وئیلے خو دا ده چې دوئ به زه د محکمې والاؤ سره به کښینوم او چې څنګه دوئ وائی هغې کښې به مونږه بالکل دوئ سره پوره Cooperation کوؤ۔

Mr. Speaker: Madam Uzma Khan, MPA, to please move her call attention notice No. 30, in the House.

محترمہ عظمیٰ خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ 'مفتی محمود فلائی اوور' پشاور کی تعمیر کے سلسلے میں شاہی باغ کے قریب چند دکانوں اور گیارہ سرکاری فلیٹس کو مسمار کیا گیا۔ ان سرکاری فلیٹس کے مکین کلاس فور ملازمین تھے جن میں زیادہ تر میونسپل کارپوریشن کے ایمپلائیز تھے، ان کو متبادل جگہ دینے کی یقین دہانی کرائی گئی تھی مگر تاحال اس پر عمل نہیں کیا گیا اور تمام غریب ملازمین متبادل گھروں کی امید پر ایک سال سے دوستوں اور رشتہ داروں کے گھروں میں عارضی رہائش اختیار کئے ہوئے ہیں، لہذا میری حکومت سے استدعا ہے کہ ان کو فوری طور پر متبادل رہائش دی جائے۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ مسئلہ Basically ورکس اینڈ سروسز کا ہے، لگتا تو یہ ہے کہ یہ لوکل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے۔ اس کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ کی پوزیشن یہ ہے کہ حکومت وقتاً فوقتاً سرکاری فلیٹس بھی، سرکاری فلیٹس میں سرکاری ملازمین بھی رہتے ہیں اور کنٹریکٹ پر معاہدے کے تحت دکانیں بھی دیتی ہے، وہ حکومت کی پراپرٹی ہوتی ہیں، زمین

ہوتی ہے اور جب حکومت کو اس کی ضرورت ہوتی ہے تو حکومت تب Public interest میں پھر اس کو استعمال کرتی ہے، اس لئے اس کنٹریکٹ میں یہ ساری چیزیں استعمال ہوئی ہیں اور اس معاہدے کے اندر یہ نہیں لکھا ہوتا ہے کہ وہ ان کو متبادل فراہم کریں گے۔ میں نے ورکس اینڈ سروسز کے سیکرٹری سے اس حوالے سے پچھلے دنوں، یہ لوگ بھی میرے پاس آئے تھے، مجھ سے رابطہ کیا تھا، ان کا موقف یہی تھا کہ ہمارا ان کے ساتھ اس قسم کا کوئی کنٹریکٹ نہیں ہے، یہ پبلک پراپرٹی ہے، حکومتی زمین ہے اور ہم اس کو حکومت کیلئے اور Public interest میں استعمال کر رہے ہیں، اس لئے جس وقت تک انہوں نے استعمال کیا، اس وقت تک ان کے ساتھ کرائے پر تھا یا حکومت کی طرف سے تھا، اس کے بعد حکومت اس کیلئے مطالب مزید Alternate فراہم کرنے کیلئے Responsible نہیں ہے، یعنی یہ جہاں کسی بھی جگہ حکومتی زمین کسی کے ساتھ کنٹریکٹ پہ ہو اور حکومت کو اس کی ضرورت پڑے کہ حکومت اس کو استعمال کرنا چاہتی ہو، سرکار اس کیلئے، Public interest کیلئے تو کیا حکومت Bound ہو گی کہ وہ اپنی سرکاری زمین کے بدلے دوسری جگہ لوگوں کو سہولتیں دے؟

جناب سپیکر: مولانا فضل غفور صاحب۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر! میں ایک پوائنٹ Clear کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا ہمیں نوٹس نہیں ملا سکا___ اچھا لیٹ ملا ہے، تو ہم Next اس پہ لائینگے، ابھی ہمیں نہیں ملا۔ مولانا صاحب۔

جناب بہرام خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد، آپ۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، لکه څه رنګ چې زمونږ د سوات د جهانزیب کالج په حواله بانديې د سټوډنټانو مسئله دا په فلور باندې راوړلې شوه نو زه هم د بونیر ډګری کالج سواړئ په هغې کښې د سټوډنټانو د ایډمیشن په حواله باندې چې نن کوم احتجاج شروع دے، ستا سو په علم کښې د اضافي د پاره دا خبره کوم، پروسږ کال په دغه کالج کښې 830 سټوډنټانو ته ایډمیشن ملاؤ شوے وو، سږ کال په هغې کښې په 285 سټوډنټانو د ایډمیشن نه وروستو داخلې بندې شولې، طلباء احتجاج شروع

کړو، هغه بله ورځ په هغې کښې مظاهره وشوه بیا د هغې نه وروستو د کالج وائس پرنسپل جناب اقبال صاحب سره تو تو میں میں وشو، د هغې په نتیجه کښې هغه ئے اووهلو او هغه سټوډنټان هغه نن په جیل کښې پراته دی۔ زه چې نن سحر هم راتلم نو ما د هغه ماشومانو، د هغه سټوډنټانو په سترګو کښې اوښکې ولیدې، هغوی وئیل زمونږ د مستقبل به څه کیږی؟ په داسې یو صوبه کښې چې په هغې کښې د تعلیم د پاره ایمرجنسی اناؤنس شوې ده او Declare شوې ده، ظاهره خبره ده چې دومره لوئے تعداد کښې طلباء د داخلې نه محرومه کیدل دا د هغوی د مستقبل د پاره ښه خبره نه ده او بیا د دې Concerned Minister Sahib تشریف فرما دے که دوئ دلته وضاحت وکړی چې که په سحر ټائم کښې د غه طلباء Adjust کول ممکن نه وی نو د سیکنډ شفټ د پاره د دوئ هغوی ته احکامات جاری کړی او بهر صورت د غه طلباء ته د ایډمیشن ورکړی۔ ورسره ورسره د ډګر هسپتال په حواله باندې به زه اووایم، زمونږه هیلتھ منسټر صاحب تشریف فرما دے، ما مخکښې هم د خپل هسپتال په حواله باندې ژړا او فریاد کړے وو، پرون 'مشرق' اخبار هغه یو خبر راخستے دے چې په هسپتال کښې د ډاکټرانو د غفلت د لاسه یو ماشوم وفات شو او بیا د هغوی وارثانو روډ بند کړو، ایم ایس او زه پخپله باندې هغه موقعې ته راواورسیدلو، مونږه هغوی ته تسلی ورکړه۔ جناب، سوال دا دے، زه خو به هسپتال ته لاړ شم، بل ایم پی اے صاحب به هسپتال ته لاړ شی، هلته به چیک اپ وکړی چې کوم کس غیر حاضر دے، د هغه غیر حاضر خلقو خلاف به کارروائی څوک کوی؟ ایم ایس صاحب وائی ما ته اختیار نشته دے، ډی ایچ او صاحب وائی ما ته اختیار نشته دے، مونږ صرف په دې باندې یو رپورټ ولیږو پاس ډائریکټریټ ته، هغه په میاشتو میاشتو غائب وی، د هغې هیڅ قسم څه نتیجه نه راوځی، زما په خیال باندې دې د پاره څه حل راویستل پکار دی او ورسره ورسره دلته ډیرې لوئې لوئې دعوې کیدلې د ټرانسپرنسی، د شفافیت، د ادارو د بالادستئ په حواله باندې، زه به ډیر په افسوس سره دا خبره وکړم چې زمونږ په ضلع کښې یواځې نه، په صوبه کښې په ډیرو اضلاع کښې په دې حواله باندې احتجاجونه راغلل چې په سرکاری ادارو کښې کوم اکھاړ پچھاړ شروع دے، د Key post نه راوخلئ، Heads of

department نه راوخلئ تر کلاس فور پورې خلق معاف نه کړلی شول، د خپلې خپلې پارټۍ خلق راوستلې شو او په هغه ځایونو باندې براجمان کړلی شو او بالخصوص زمونږ په محکمه تعلیم کښې، زه د بونیر په حواله باندې دا وایم، زمونږ د ایجوکیشن منسټر صاحب ناست دے، ما خپل احتجاج د دوئ د وړواندې ریکارډ کړو چې په هغې کښې د یک یوې پارټۍ خلق دا راوستلی شوی دی او په سیټونو باندې کښېنولی شوی دی، بالکل په هغې کښې د میرټ او په هغې کښې د سیاسی غیر جانبدارئ د هغې هیڅ قسم څه مظاهره نه ده شوې، لهذا مونږه په دې باندې تنقید کوؤ او چې په کومه ورځ باندې د جناب عمران خان صاحب Statement په اخبار کښې لګیدلے وو چې No political interference، هغه ځائے کښې په هغه ورځ باندې لاندې د دیر بالا نه د پی ټی آئی انفارمیشن سیکرټری هغه ورکړی وو چې د لته په محکمه تعلیم کښې چې کوم اکهاړ پچهاړ شروع دے او د یو جماعت خلق راوستلی کیږی او هغه په دغه پوسټونو باندې د پاسه کښېنولی کیږی۔ زما په خیال دا توجه طلب خبره ده، د مختلفو اضلاع نه په دې حواله باندې شکایاتونه چې کوم راغلی دی او ورسره ورسره د لته ایم پی اے ګان خو منتخب شو، د خلقو خولې خو مونږ ته مخامخ شولې خو د مسائلو د حل په حواله باندې زمونږه لاس او پښې تړلې شوی دی، که ټرانسفارمر وسوزی خلق روډ ته رااوځی، ته چاته دا اطمینان نه شې ورکولے چې ستا ټرانسفارمر Overload دے او زه به ستا د ټرانسفارمر د دغه متبادل، که دا 100 KV دے د دې اپ ګریډیشن به زه وکړم، دا به زه 200 KV ته ورسوم ځکه د فنډ په حواله باندې اطمینان نشته دے او اعتماد نشته دے خو زما په خیال باندې دا مونږ ته چې د لته مشوره راکولے کیږی چې د ایم پی ایز کار لیجسلیشن دے، قانون سازی ده، دا صرف او صرف د دغه اپوزیشن بنچونو خلقو د پاره قانون سازی ده، په بعضې نورو ضلعو کښې زه به دا اووایم، پرون په اخبار کښې راغلی دی چې په صوابئ کښې هلته په انتخابی جلسه کښې اعلان شوے دے چې مونږ د صوابئ د پاره د ساړهې پانچ ارب روپو سکیمونه منظور کړل او د لته شروع شول۔ دا قانون سازی صرف زما د پاره حق دے او نور د حکومت چې کوم دے نو هغه ایم پی اے ګان صاحبان او منسټران صاحبان به

لګی او هغه به برسر عام په جلسو کښې د مختلف پیکجز اعلان کوی، زما په خیال باندې که مال مفت او دل بې رحم والا قصه ده، یو ځائې ته به د ساړهې پانچ ارب روپو سکیمونه څی او بل ځائې کښې به خلق د غه شان په دې انتظار وی چې زما ایم پی اے صاحب به صرف ما له قانون سازی کوی، دلته به نور هیڅ قسم څه د ده په لاس باندې څه ترقیاتی کار نه کیږی۔ په دې حواله باندې په سنجیدګۍ سره غور پکار دے، دا د دې خلقو په زړونو کښې پرتې خبرې دی خو په موقع موقع باندې به دا خبرې آؤټ کیږی۔ ډیره ډیره مهربانی، ډیره ډیره مننه۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی! آپ۔اس کے بعد آپ لوگ۔

جناب بہرام خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب بہرام خان: زه صرف دیوې خبرې وضاحت کوم جی۔

جناب سپیکر: ملک بہرام، جی۔ملک بہرام صاحب بات کرینگے،اس کے بعد آپ وضاحت کردینگے۔

جناب بہرام خان: محترم سپیکر صاحب! زمونږه محترم ایم پی اے صاحب چې کومه خبره وفرمائیله نو اول خو ده له پکار دی چې د دیر بالا مونږه دلته کښې د رې ایم پی ایز ناست یو، اول پکار دی چې د وئ تحقیق وکړی او کومه خبره چې کوی نو چې هغه د تحقیق سره وکړی ځکه چې یو طرف ته دا ایم پی اے دے او بل طرف یو عالم دین دے، نو د عالم دین په خله باندې هغه خبره کول چې هغه سراسر غلطه وی، د هغې څه ثبوت نه وی، دا ده سره نه بنائی۔ سپیکر صاحب، زه دا په دعویٰ سره وایم او دا اسمبلی او دا ټول ایوان په ځان ګواه کوم چې په دیر بالا کښې تر اوسه پورې مونږ په ایجوکیشن کښې نه چې په یو محکمه کښې یو Over transfer نه دے کړے۔ زمونږ د دیر بالا د ای ډی او Seat چې د دوه میاشتو نه خالی پروت دے، دا منسټر صاحب ګواه دے ترا اوسه پورې هغه Seat خالی پروت دے، زمونږ په دیر بالا کښې ای ډی او نشته دے، زه دا خبره په دعویٰ سره وایم چې هم مخکښنی حکومتونو هغه خلق چې کوم خلق ئے په کرپشن باندې هلته کښینولی دی، د ای ډی او په شکل کښې، د ایس ډی او ګانو په شکل کښې او یو اځې ایجوکیشن محکمه نه، د هغه خلقو ریکارډ دے چې هغه خلق ئے

په پیسو کښینولی دی، نن هغه خلق هم په هغه ضلعو کښې ناست دی، په کومو ضلعو کښې چې د مخکښې نه هغه خلق پینځه کاله مخکښې کښینولی وو جی۔ زه دا خبره ایم پی اے صاحب ته کوم چې ایم پی اے صاحب! اول تحقیق وکړه، اول دا وګوره چې په دیر بالا کښې تر اوسه پورې د پی ټی سی هغه ټرانسفرز شوی دی څوک پندره ته تلی دی، بعضې چوده ته تلی دی، د کوم چې پروموشن شوے دے، پی ټی سی او هغه سکول کښې بیا تعداد یا درې نه څلور ناست دی، یو کس د هغې نه بل ځائے ته شوے دے، تر اوسه پورې په دیر بالا کښې دا منسټران ټول ګواه دی چې په دیر بالا کښې مونږه یو Over Transfer نه دے کړے، دا مونږ بالکل په دعویٰ سره وایو او دے د تحقیق وکړی بیا د زمونږ سره کښینی یا بـه دے ګډ حلالوی او یا به زه میښنه حلالوم که مونږه ئے ملامته کړو۔۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ، مشتاق غنی صاحب اور شوکت یوسفزئی صاحب بات کرینگے اور اس کے بعد جو ہے نا میرے خیال میں بہت سخت گرمی بھی ہے اور پولیس والے بیچاروں کا بھی روزہ ہے، تو ڈیوٹی ہے، بس اب اجلاس کو ختم کرینگے۔ مشتاق غنی صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جناب سپیکر! جو بات پہلے قیموس خان صاحب نے کی تھی جہانزیب کالج سوات کے بارے میں اور Almost وہی بات مولانا عبدالغفور صاحب نے کی ہے بونیر ڈگری کالج سواڑی کے بارے میں اور اگلے دن میرے پاس سردار سورن سنگھ صاحب بھی آئے تھے، یہ ایشو اس وقت تقریباً صوبے کے بیشتر ضلعوں میں ہے، ایڈمیشن کا بہت زیادہ رش ہے اور کالجوں میں اتنی گنجائش نہیں ہے لیکن میں ان شاء اللہ آج یا کسی وقت اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھتا ہوں اور جہاں جہاں بھی صوبے میں، چونکہ یہ ہماری پراونشل گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ Access ہائر ایجوکیشن کو ہم نے ہر صورت میں یقینی بنانا ہے اور جن کالجز میں گنجائش ہے، سٹاف کی اگر موجودگی ہے یا مزید سٹاف ہم وقتی طور پہ لا سکتے ہیں تو ہم اس کو Evening shift یا سیکنڈ شفٹ میں ان ان کالجوں میں جہاں جہاں بھی ضرورت ہے، ہم اس کو ان شاء اللہ انہیں یقین دلاتا ہوں کہ بونیر ہو یا سوات ہو، جہانزیب کالج یا صوبے کا

کوئی بھی ضلع جہاں بھی ضرورت ہوئی ان شاء اللہ جو سٹوڈنٹس میرٹ کے اوپر آتے ہیں یا میرٹ کے قریب قریب آتے ہیں، ان کو ہم ایڈمیشن سے محروم ان شاء اللہ نہیں ہونے دینگے۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر! مولانا غفور صاحب نے جو بات اٹھائی ہے، میں ان کا مشکور ہوں، چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ جب سے ہم آئے تھے، ہیلتھ، ایجوکیشن اور جو دوسرے محکموں کی حالت تھی، بڑی قابل رحم حالت تھی اور ابھی بھی میں یہ کہتا ہوں کہ بہت ساری جگہوں پر اب بھی وہی حالت ہے لیکن ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی ایسی Policy streamline کریں، ایسی پالیسی بنائیں تاکہ کوئی بھی ایم پی اے وہاں جاکر صرف اس کی نگرانی کر سکے۔ تو وہ پالیسی تقریباً 22/25 تاریخ کو ہماری Complete ہو گئی ہے ان شاء اللہ، جتنا ہمارا جو Working group تھا، اس نے اپنی سفارشات دے دی ہیں، اسکا کتابچہ بھی بن چکا ہے اور یہ میں آپ کو خوشخبری دے رہا ہوں کہ ان شاء اللہ 30 کے بعد 30 جولائی کے بعد جو ڈاکٹروں کی کمی ہے جن جن ہاسپٹلز میں، ہم نے لیٹر کر دیا ہے، تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز، تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹلز کو، آج اس کا چوتھا دن ہے اور میں نے تمام ایم ایس سے ریکویسٹ کی ہے کہ آپ کی جو جو کمی ہے، چاہے وہ ڈاکٹروں کی کمی ہے، پیرا میڈیکس کی کمی ہے، Equipments کی کمی ہے، جناب سپیکر، پہلی دفعہ ایسا ہو رہا ہے کہ ہم نے ریکویسٹ کی ہے کہ آپ ہمیں بھیجیں تاکہ ہم آپ کیلئے بندوبست کر سکیں، تو یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ 30 جولائی کے بعد جو ڈاکٹروں کی کمی ہے، وہ بھی پوری کرینگے ہم، کیونکہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تھوڑا سا Delay ہو جاتا ہے تو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پہلی فرصت میں ہم ایڈہاک پہ یا کنٹریکٹ پہ ڈاکٹروں کی اور پیرا میڈیکس اور جو بھی سٹاف ہے، اس کمی کو ہم پورا کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب سی ایم صاحب، پرویز خٹک صاحب۔

(تالیاں)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! میں چند چیزوں کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں آئے دن اخباروں میں پڑھ رہا ہوں کہ اپوزیشن بار بار کہہ رہی ہے کہ یہ حکومت ناکام ہو چکی ہے اور اس حکومت نے جو وعدے کئے تھے الیکشن میں، وہ پورے نہیں کئے۔ میں اپوزیشن بھائیوں کو اور سارے

صوبے کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج تقریباً ہمارے 60 دن مکمل ہو چکے ہیں، ہو رہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ 30 اگست کو 90 دن ہمارے پورے ہو جائیں گے، تو ہم نے جو وعدے کئے تھے اور ہمارا جو منشور تھا، وہ Change کا تھا، تبدیلی کا تھا، لوگوں کو انصاف دلانے کا تھا، تو میں اپنے پورے ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ 60 دنوں میں جو کام ہم نے شروع کیا ہے، وہ کسی نے 60 سالوں میں شروع نہیں کیا اور میں (تالیاں) اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 30 اگست کو جب ہمارے 90 دن پورے ہونگے، میں آپ سب کو سارے صوبے میں پھراؤنگا، آپ کو بتاؤنگا کہ پولیس میں ہم نے کیا تبدیلی لائی ہے، ہم پٹوار خانوں میں کیا تبدیلی لائے ہیں، ہم تعلیم میں کیا Change لارہے ہیں، ہم صحت میں کیا Change لا رہے ہیں اور کہاں پر ہم فیل ہوئے ہیں اور اپوزیشن اور حکومت کی بنچوں کو مکمل اختیار ہوگا کہ وہ ہسپتالوں کو چیک کر سکیں گے، وہ سکولوں میں جا کر چیک کر سکیں گے، وہ پٹوار خانوں میں چیک کر سکیں گے، ان کو پورا اختیار ہوگا کہ جہاں پر کوئی غلطی ہو گی، اس کے ازالے کا اختیار سب کے پاس ہوگا۔ یہ نہیں ہے، میں نے پہلے شروع دن سے کہا کہ ہمارے اگر اپوزیشن کے ممبرز ہیں، چاہے حکومت کے ہیں، وہ مکمل بااختیار ہیں۔ میں نے سارے اداروں کو Direction دی ہے، چاہے وہ پولیس ہو، چاہے وہ کمشنر ز ہیں، چاہے ہمارے سیکرٹریز ہیں، سب کو ہدایت دی ہے کہ چاہے وہ اپوزیشن کے ممبرز ہیں، چاہے وہ حکومتی بنچوں کے ممبرز ہیں، اگر کہیں سے شکایت آئی، کہیں کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا تو پھر ہم پوچھنے والے آئے ہیں، ہم پھر ان سے پوچھیں گے اور آپ سب بااختیار ہیں۔ یہ میں نہیں کہتا کہ ہم نے سب کچھ ٹھیک کر دیا لیکن 30 اگست کے بعد میں نے سارے محکموں کو ہدایت دی ہے کہ 30 اگست کے بعد کوئی گنجائش نہیں ہو گی، کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا، کوئی شکایت آئی تو سب سے پہلے جو اوپر والے افسر ہے، ان کے ساتھ حساب کیا جائے گا (تالیاں) کوئی کسی کو معافی نہیں دی جائے گی، تو اگر کوئی کہتا ہے کہ ہم نے تبدیلی نہیں لائی تو 30 اگست کے بعد بات کریں۔ جب 90 دن ہمارے پورے ہو جائیں تو پھر بات کریں کہ ہم نے کونسی چیز ٹھیک نہیں کی، ہم نے کہاں ہسپتالوں میں دوائی اور ڈاکٹر پورے نہیں کئے، ہم نے کہاں پر لوگوں کو انصاف دلانے کیلئے راستہ نہیں کھولا؟ میں نے پچھلے 60 دنوں میں جتنے بھی ہمارے صوبائی محکمے ہیں، ان کو ہدایت دے رہا ہوں اور وہ ہدایت کی ہے، وہ صرف One point agenda ہے کہ ہم نے رشوت ختم کرنی ہے، رشوت کا نام و نشان مٹانا ہے، کہیں بھی مجھے رشوت نظر آئی تو پھر حساب کتاب بہت سخت ہوگا۔ تو میں آپ سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نشاندہی کریں، آپ ہمیں بتائیں، ہماری مدد کریں کہ

کہاں پر غلط کام ہو رہا ہے، کہاں پر رشوت لی جارہی ہے، کہاں پر کمیشن لیا جارہا ہے؟ میں ابھی نہیں کہتا کہ آج سب ٹھیک ہے لیکن 30 اگست کے بعد اگر آپ کو کہیں رشوت نظر آئی، آپ کے کسی محکمے میں کمیشن نظر آیا، آپ کو کسی محکمے میں کوئی غلطی نظر آئی تو یہ آپ سب کا فرض ہے کہ ہمیں بتائیں کہ اس کو ہم ٹھیک کریں۔ ہم حکومت میں اس لئے نہیں آئے، ہم حکومت میں اس لئے نہیں بیٹھے ہیں کہ یہاں رشوت ہو، ہم اس حکومت میں اس لئے نہیں بیٹھے ہیں کہ یہاں پر صرف کمیشن ہو، ہم اس حکومت میں بیٹھے ہیں کہ لوگوں کو انصاف ملے اور اگر ہم انصاف نہیں دے سکتے تو میں تو کئی بار کہہ چکا ہوں، تو پھر ہمارا حق ہی نہیں ہے یہاں بیٹھنے کا، ہم ان شاء اللہ انصاف دینگے (تالیاں) اور اگر کوئی کہتا ہے کہ 60 دنوں میں سب کچھ ٹھیک ہے تو وہ اپنے گریبان میں تو دیکھیں کہ انہوں نے پانچ پانچ سال حکومت چلائی ہے، کونسا سسٹم ٹھیک ہے (تالیاں) کوئی محکمہ تو بتادیں کہ یہ فلاں محکمہ ہم نے ٹھیک کیا تھا، کوئی یہ تو بتادے کہ ہم نے رشوت ختم کی تھی، کوئی یہ تو بتادے کہ ہم نے کمیشن ختم کیا تھا، الزام لگانا تو بڑا آسان کام ہے لیکن اپنے گریبان میں دیکھنا چاہیئے کہ آخر ہم نے کچھ نہیں کیا تو اب ان کو تو موقع دیں، اگر آپ نہیں کر سکے تو ہمیں تو موقع دیں کہ ہم ٹھیک کر سکیں، صرف تنقید برائے تنقید سے کچھ نہیں بنے گا کیونکہ عوام بے وقوف نہیں ہیں، عوام کو پتہ ہے کہ کس نے کیا کیا، وہ یہ دور بھولیں گے نہیں، چاہے ہمارا دور ہو گا، چاہے پرانا دور ہو گا، تو اتنا بے وقوف لوگوں کو نہ سمجھیں اور اگر ہم پہ کوئی تنقید کرتا ہے تو جائز ہو گی، اس کو حق ہے تنقید کرنے کا لیکن تھوڑا تو سوچنا چاہیئے کہ ہماری اتحادی حکومت، کونسا غلط کام ہم نے کیا ہے 60 دنوں میں، کونسے ہمارے وزیر یا ایم پی اے نے ایسا کوئی کام کیا، کسی نے رشوت لی ہے، کسی نے کسی سے پیسے مانگے ہیں، کسی نے کہیں کمیشن لیا ہے، کسی نے نوکری بیچی ہے، کسی نے ٹرانسفر پر پیسے لئے ہیں تو کونسا الزام ہے ہمارے اوپر؟ یہ تو پہلے دن سے پتہ چل جاتا ہے کہ حکومت کیا کرنے والی ہے؟ تو ان 60 دنوں میں کوئی ایسا محکمہ نہیں ہے جس کو میں نے ہدایت نہ دی ہو اور ہدایت کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ اپوزیشن کا بھی اعتراض میں نہیں مانونگا، اپوزیشن بھی حکومت کے برابر ہے، ان کا بھی حق ہے، وہ نمائندے ہیں اس ملک کے، ان کو لوگوں نے ووٹ دیا ہے، ان کو اپنے حلقوں میں ان کا خیال کیا جائے (تالیاں) میں بھی دو سال اپوزیشن میں رہا ہوں، یہاں خالی ایم پی اے تھا، میرے تو آخری سال میں فنڈز بھی روک دیئے گئے تھے، میرا جو فنڈ تھا وہ بھی روک دیا گیا، میری سڑکیں بھی روک دی گئیں، میرے سکول بھی روک دیئے گئے حالانکہ میں حکومت کا حصہ تھا، کبھی کسی نے آواز نہیں اٹھائی کہ ان کو بھی حق دینا چاہیئے۔ تو میں

صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم اقتدار میں کرسی کیلئے نہیں آئے، ہم اقتدار میں لوگوں کو انصاف دلانے کیلئے آئے ہیں اور ان شاء اللہ یہ انصاف آپ کو نظر آئے گا، آپ کو یہ تبدیلی نظر آئے گی، صرف اخباروں میں بیانوں تک کہ یہ حکومت فیل ہو چکی ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ پچھلے دور میں کیا نہیں ہوا؟ میں نے جتنے محکمے دیکھے، میں پریشان ہوں، مجھے رونا آتا ہے کہ تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے، کوئی کام کرنے کو تیار نہیں ہے، سارے محکمے اتنے بگڑے ہوئے ہیں کہ ان کو ٹھیک کرنا تو بہت مشکل کام ہے لیکن ہم مشکل کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ میں صرف باتیں نہیں کرتا، اگر کسی کو غلط فہمی ہو کہ پرویز خٹک خالی باتیں کرتے ہیں، میں عمل کا آدمی ہوں، مجھے کوئی کرسی ورسی کی پرواہ نہیں ہے، میں نے ساری زندگی صاف ستھری زندگی گزاری ہے اور نہ میں کسی سے ڈرتا ہوں بغیر اللہ کے، نہ میں نے کسی کی پرواہ کی بغیر اللہ کے اور مجھے جب اللہ نے موقع دیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ تبدیلی آپ کو دکھاؤنگا کہ اس صوبے میں کیسے رشوت بند ہوتی ہے، اس صوبے میں پولیس کیسے غریب کو انصاف دلاتی ہے، اس صوبے میں صحت کا نظام کیسے ٹھیک نہیں ہوتا، میں آپ کو دکھاؤنگا کہ تعلیم کیسے بہتر نہیں ہوگی، میں آپ کو دکھاؤنگا کہ پٹوار خانے سیدھے کیسے نہیں ہونگے، میں آپ کو دکھاؤنگا کہ یہ سارا نظام جو پچھلی حکومتوں نے تباہ و برباد کیا ہے، اس کو ہم کیسے سیدھا نہیں کریں گے؟ (تالیاں) کیسے نہیں ہونگے، اگر پرویز خٹک رشوت نہیں لے گا، اگر پرویز خٹک چور نہیں ہوگا تو باقی کیسے چوری کریں گے، جب میں اپنے لئے ذاتی فوائد نہیں لونگا تو کیسے میری حکومت میں کوئی اور فائدے لے گا، کیسے میرے وزیر غلط کام کریں گے؟ ہم اس لئے نہیں آئے ہیں کہ صرف آپ لوگوں کو، میں جب اخبار دیکھتا ہوں، صبح اٹھتا ہوں، مجھے شرم آتی ہے کہ یار کیسی زبان ہے ان لوگوں کی، ان کی زبان پر یہ باتیں کیسے آتی ہیں، یہ کیسے کہتے ہیں کہ انہوں نے بگاڑ دی، یہ کیسے کہتے ہیں کہ لوڈ شیڈنگ ہے، کیا یہ لوگ ان پڑھ اور جاہل ہیں کہ واپڈا کس کے ہاتھ میں ہے؟ یہ واپڈا تو آپ کے وفاق کے ہاتھ میں ہے، لوڈ شیڈنگ آپ کر رہے ہیں اور الزام ہم پر، تباہ و برباد بجلی کا نظام آپ لوگوں نے کیا ہے، الزام پی ٹی آئی اور اس کے اتحادیوں پر، تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ہم آج لڑ رہے ہیں، ہماری حکومت نے ہم نے PSDP میں تین ارب روپے واپڈا کو دیئے، یہ حق تو وفاق کا تھا، ہم صبح شام واپڈا کے ساتھ لڑ رہے ہیں کہ اس واپڈا کا نظام ٹھیک کرو، آپ ٹھیک کرتے تو آج لوڈ شیڈنگ نہ ہوتی، آپ اس نظام کو ٹھیک کرتے تو آج ہمارا جو Overload system نہ ہوتا، آپ نظام کو ٹھیک کرتے تو آج یہاں پر ٹرانسفارمر Overload نہ ہوتے اور لوڈ شیڈنگ نہ ہوتی، خود تو کر نہیں سکے اور الزام ہم پر، اختیار فیڈرل کا اور الزام صوبے پر، یہ

کہاں کا انصاف ہے؟آخر لوگوں کو کب تک بے وقوف بنائیں گے، کب تک یہ لوگ سمجھیں گے کہ یہ عوام، اب سیاستدان عوام کو بے وقوف بنائیں گے، یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ تو میں صرف اس ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اور جو وعدے ہم نے کئے ہیں، جو ہمارے اتحادیوں نے عوام کے ساتھ وعدے کئے، ان شاءاللہ تعالیٰ ایک ایک وعدہ پورا کر کے دکھائیں گے۔ (تالیاں) ہم نے یہ کہا تھا کہ 90 دن کے اندر اور 90 دن کے اندر میں نے سب جتنے محکمے ہیں، ان کو کہہ دیا ہے کہ 15 اگست کو Yellow line ہے اور 30 اگست کو Red line لگ جائے گی اور 30 اگست کے بعد کسی کے پاس گنجائش نہیں ہے، میرے پاس بھی نہیں ہے اور نہ یہ محکموں کے پاس گنجائش ہے کہ وہ غلط کام کریں تو اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ 30 اگست تک انتظار کریں، آپ پھر جا کر ہسپتالوں میں Checking کریں۔ میں 100 فیصد نہیں کہتا لیکن آپ کو تبدیلی نظر آئے گی، آپ کو تھانوں میں تبدیلی نظر آئے گی، آپ کو پٹوار خانوں میں تبدیلی نظر آئے گی، آپ کو جتنے یہاں محکمے ہیں، اس میں آپ تبدیلی دیکھیں گے، آپ رشوت کی کمی میں تبدیلی دیکھیں گے، آپ کمیشن کو Zero level پر دیکھیں گے کہ کوئی کمیشن کسی محکمے میں نہیں ہوگا۔ تو ان شاءاللہ تعالیٰ انتظار کریں، کچھ وقت تو ہمیں دیں، ہمیں موقع تو دیں کہ ہم کام کریں، جو اپنے دور میں پانچ پانچ، دس دس سال میں کچھ نہ کر سکے، وہ ہم پر الزام لگاتے ہیں تو مجھے اس بات پر بہت افسوس ہوتا ہے کہ میں جب اخبار پڑھتا ہوں کہ حکومت فیل ہوگئی، بابا! ہمیں تو ابھی 60 دن ہوئے ہیں، ہم ان کو Directions دے رہے ہیں، ہم ان کو ایک سسٹم دے رہے ہیں، ہم ان کو ایک راستہ بتا رہے ہیں، ہم چوری کے راستے بند کر رہے ہیں، ہم سارے دروازے بند کرنا چاہتے ہیں جہاں سے چوری ہوتی تھی اور لوگ چوریاں کرتے تھے اور یہ دروازے بہت بڑھ گئے ہیں، اتنے بڑے بڑے بن گئے، ان کو چھوٹا کرنا بھی آسان کام نہیں ہے کیونکہ ہر طرف چوری اور ڈاکہ تھا تو آخر میں صرف اس ہاؤس کی وساطت سے سارے صوبے کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری اتحادی حکومت ناکام نہیں ہے، ہمیں ناکام بنانے کی کوشش کی جارہی ہے، ہمیں بدنام کیا جارہا ہے تو ان شاءاللہ تعالیٰ جو ہمیں بدنام کر رہا ہے، 30 اگست کو ان کو ایسا جواب ملے گا کہ آئندہ ان کے منہ سے ان شاءاللہ کوئی بات نہیں نکلے گی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> اب میں اس اجلاس سے متعلق جناب گورنر صاحب، خیبر پختونخوا کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں:

Order: “In exercise of the power conferred by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan,

I, Engineer Shaukatullah, Governor of Khyber Pakhtunkhwa, do here by order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Monday, the 29th July, 2013, till such date as may hereafter be fixed." اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)